(1)

بسم الله الرحمن الرحيم

احمد رضا خان بریلوی مشرک اور خدا کا گستاخ

بریلویوں کے نام نہاد مناظر اعظم اور سردار احمد گورداسپوری کے خلیفہ مولوی حسن علی رضوی میلسی رضاخانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ:

''اہل دیوبند کے اس جاہل مطلق وکیل نے ص۱۰۲ کی سرخی میں خود لکھا ہے ''بریلویوں کا خدا مشرک ہے'' ۔گویا اہل دیوبند کے نزدیک خدا بھی دو بلکہ متعدد ہو سکتے ہیں بریلویوں کا خدا جدا ہے اہل دیوبند کا جدا ہے۔مرزائیوں کا جدا ہے شیعوں کا جدا ہے۔دو خداؤں کا تصور پیش کر کے مصنف ''شیف شیطانی'' خود مشرک ہوا۔کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے''۔

﴿برق آسمانی بر فتنہ شیطانی، ص156، البرہان پبلی کیشنز لاہور﴾

قارئین کرام یہاں مولوی حسن علی رضوی نے دو باتیں کی ہیں:

(۱) خدا سب کا ایک ہی ہے دو خداؤں کا تصور پیش کرنے والا مشرک ہے۔

(۲) کوئی بھی بریلوی یہ نہیں خیال کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور دیوبندیوں کا خدا جدا ہے بلکہ دونوں کا خدا بلکہ سب کا خدا ایک ہی ہے۔

اب آئے ذرا احمد رضا خان کی کتابوں کی طرف اس وقت ہمارے سامنے مولوی احمد رضا خان کی ''فتاوی رضویہ'' ہے اس میں مولوی احمد رضا خان یہ سرخی قائم کرتے ہیں کہ:

''مجوس کے جھوٹے خدا''

﴿فتاوی رضویہ، ج۱، ص۷۸۵، مطبوعہ لائیلپور، ۱۹۷۶﴾

(2)

اور پھر اس کے بعد مجوس کے خدا کو خوب جی بھر کر گالیاں دیتے ہیں اگلے صفحے پر مولوی احمد رضا خان دو سرخیاں قائم کرتے ہیں:

"یہود کے جھوٹے خدا"، "نصاری کے جھوٹے خدا"

(فتاوی رضویہ، ج۱، ص۷۸۶، مطبوعہ لائیلپور، ۱۹۷۶)

اس میں بھی نصاری اور یہود کے خدا کو گالیاں دیتے ہیں اسی طرح ص۷۹۲، پر "دیوبندیوں کے خدا" ص۷۹۳ پر "غیر مقلدوں (صحیح لفظ غیر مقلدین ہے) کے جھوٹے خدا" کی سرخی قائم کرتے ہیں -

اب حسن علی رضوی کہہ چکا ہے کہ خدا سب کا ایک ہے جو متعدد خدا مانے کہ فلاں کا خدا یہ ہے فلاں کا وہ ہے وہ مشرک ہے اور یہاں احمد رضا خان نے مجوس، نصاری، یہود، دیوبندیوں، غیر مقلدین کے متعدد خدا مان کر اسی شرک کا ارتکاب کیا ہے

بہت خوب کہ اپنا پردہ کھولے — جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

مگر بات یہاں ختم نہیں ہوئی احمد رضا خان المختار نے فتاوی رضویہ کے ص۷۹۱ پر

"وہابیوں کے جھوٹے خدا"

کی سرخی قائم کی اور اس صفحہ پر خدا کے بارے میں احمد رضا خان نے جو غلاظت بکی ہے اسے ایک شریف آدمی سننا بھی گنوارا نہ کرے ہم یہاں ان مغلظات میں سے صرف چند نقل کر رہے ہیں تفصیل کیلئے اصل صفحات کے عکس ملاحظہ فرمائیں جو آخر میں ہم نقل کر رہے ہیں:

وہابی ایسے خدا کو مانتے ہیں

(۱) جو جھوٹا ہوسکتا ہے

(۲) ایسے کو جس میں ہر عیب و نقص کی گنجائش ہے

(۳) چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہو جائے۔

(۴) چاہے تو جاہل رہے۔

(۵) جسکا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل رہنا ظالم ہونا حتی کے مر جانا سب کچھ ممکن ہے۔

(۶) کھانا پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا۔

(۷) عورتوں سے جماع کرنا۔

(۸) لواطت جیسی خبیث و بے حیائی کا مرتکب ہونا

(۹) حتی کے مخنث کی طرح خود مفعول بننا کوئی خباثت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں۔

(۱۰) وہ کھانیکا کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردی اور زنی کی علامتیں بالفعل رکھتا ہے۔

استغفر اللہ العظیم لاحول ولا قوۃالا باللہ مزید مغلظات کیلئے اصل کتاب کی طرح رجوع کریں۔

قارئین کرام اب یہاں یہ بات نوٹ کریں کہ مولوی حسن علی رضوی نے دوسرا اصول یہ وضع کیا تھا کہ کوئی بریلوی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور دیوبندیوں کا خدا جدا یعنی خدا سب کا ایک ہی ہے اب احمد رضا خان نے جو یہاں گالیاں دی ہیں وہ وہابیوں کے خدا کو نہیں بلکہ اپنے خدا کو دی ہے اس لئے کہ بریلویوں کا خدا جدا ہوا اور وہابیوں کا جدا اسکا تو کوئی تصور ہی نہیں اب آپ خود فیصلہ کریں جو اللہ تعالی کو اتنی فحش گالیاں دے کیا وہ مسلمان ہوسکتا ہے؟؟؟ کیا یہ خدا تعالی کی صریح گستاخی نہیں؟؟؟ ہم امید کرتے ہیں کہ بریلوی اس کا کوئی تسلی بخش جواب دیں گے بصورت دیگر اس شعر کا صبح شام ۱۱،۱۱بار ورد کریں

در در گردوں میں کسی نے غمخواری نہ کی
دشمنوں نے دشمنی کی یاروں نے یاری نہ کی

برقِ آسمانی
بر
فتنہ شیطانی
حضرت علامہ
مولانا محمد حسن علی رضوی مدظلہ العالی
البرھان پبلی کیشنز
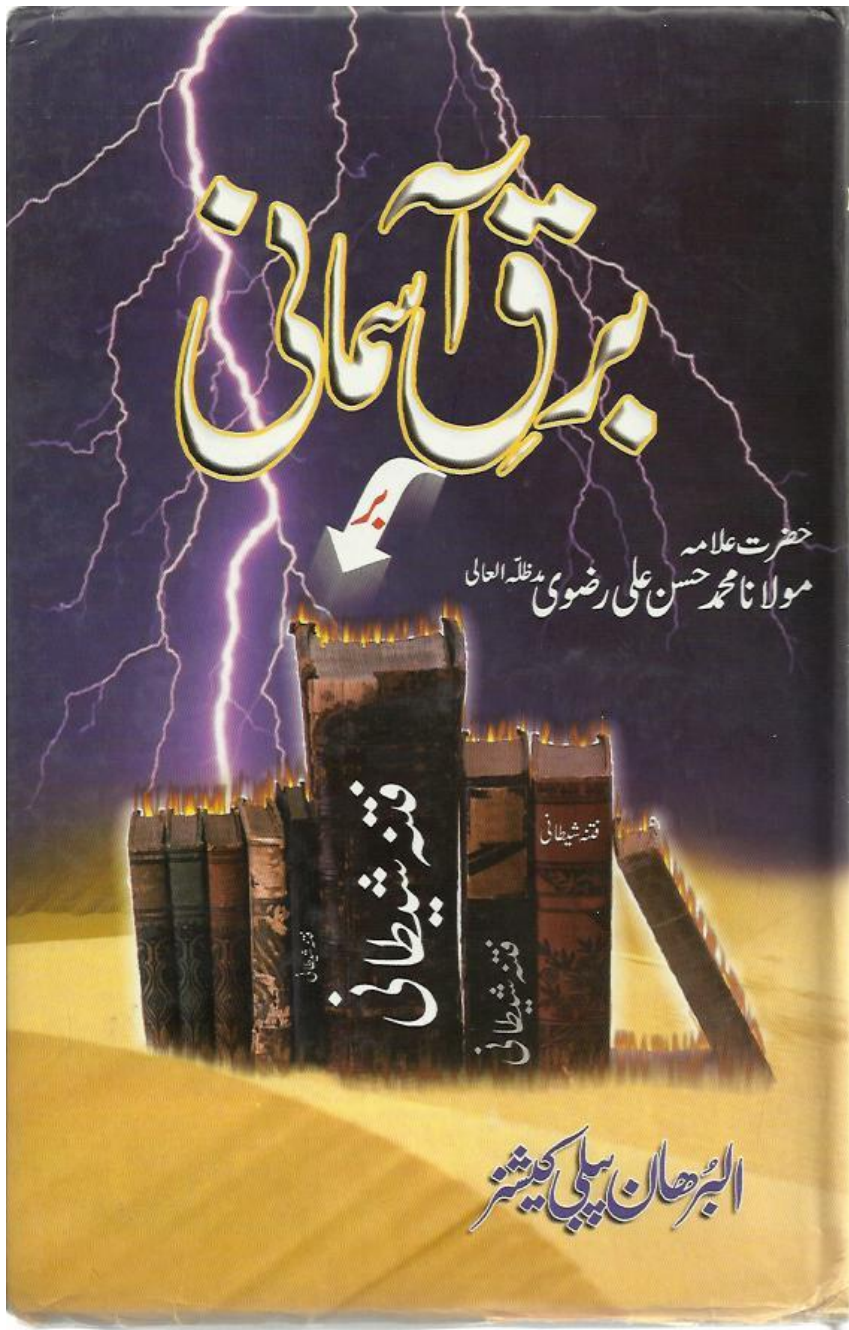
میں قاں جوزف اور اس کے پاکستانی غلام خانی اکابر سے پوچھتا ہوں وہ صاف صاف بتائیں کہ ان کے نزدیک حضرت ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ اپنے ایسے عقائد جو "سیف شیطانی" میں مذکور ہیں کے باعث مسلمان ہیں یا نہیں؟

اگر فاتحِ سومنات سلطان اسلام محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کے ملجا و ماوی حضرت عارف باللہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ بھی مسلمان نہیں تو پھر کیا مسلمانی کی ٹھیکیداری کانگرسی کٹھ پتلی حسین احمد صدر دیوبند کے پاس ہے؟ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

دو خدا کا تصور

کہتے ہیں۔ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے۔ یہی حال نکسی مناظر اسلام مصنف "سیف شیطانی" کا ہے۔ ص۱۰۲ پر بکتا ہے۔

"بریلویوں کا خدا مشرک ہے" العیاذ باللہ

حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ کی تصنیف "فیوضات فریدیہ" کی ایک عبارت کو خیانت کے خنجر سے ذبح کرتے ہوئے اصل مفہوم کو مسخ کر کے لکھتا ہے کہ حقیقی موجد اور حقیقی مشرک خدا جل شانہٗ ہے۔ مصنفِ "سیف شیطانی" نے اپنے اس بیان سے شرک کدۂ دیوبند کے چہرہ پر سے نقاب کشائی کرتے ہوئے اہل دیوبند کے دو خداؤں کے تصور کو بے نقاب کر دیا کیونکہ اہل دیوبند کے اس جاہل مطلق وکیل نے ص۱۰۲ کی سرخی میں خود لکھا ہے "بریلویوں کا خدا مشرک ہے"۔ گویا اہل دیوبند کے نزدیک خدا بھی دو بلکہ متعدد ہو سکتے ہیں بریلویوں کا خدا جدا ہے اہل دیوبند کا جدا ہے۔ مرزائیوں کا جدا ہے شیعوں کا جدا ہے۔ دو خداؤں کا تصور پیش کر کے مصنف "سیف شیطانی" خود مشرک ہوا۔ کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے۔ اور پھر العیاذ باللہ کا کیا مطلب؟ جب (معاذ اللہ) مصنف "سیف شیطانی" کے نزدیک بریلویوں کا خدا ہے ہی جدا تو پھر اس کے مشرک ہونے پر اسے کیا غم؟ بریلویوں کے خدا کو مشرک لکھتے وقت العیاذ باللہ لکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ خود بھی اپنے بقول اسی مشرک خدا کو ماننے والا ہے۔ مشرک خدا کو خدا مان کر ملاں جی

سنّی دار الاشاعت فیصل آباد کا سلسلۂ تبلیغ

العطایا النبویۃ
فی
الفتاوی الرضویۃ

جلد اوّل

مصنّفہ

امام اہل سنّت قامع بدعت مجدّد مائۃ حاضرہ مؤید ملّت طاہرہ
اعلیٰ حضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الناشر

سنّی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ۔ فیصل آباد

لجدہ پرنٹرز۔ اردو بازار۔ لاہور

چیزوں میں کمی کسی باقی چیزوں سے اندھا نہ آنکھیں پاؤں میں کنگھی وہ تو نہیں جسے ہزار پائے کہتے ہیں ایسے کو جو زمین پر جگہ ہے
کلا کو بھی بات کیا اور کلام حرام کر انسان سے شباہت نہ ہو ہر جگہ پاخانہ بھی ہے سیدھا ہوتا تو پاؤں ہی بھرتے
بھی سنا تب بھی دس انگلی کے فاصلے پر ہر آدمی کے آگے بیٹھا ہے تو ہر جگہ کب ہوا ہر دو آدمی آمنے سامنے دس
ے پر ہوں تو ان میں ہر ایک ایشور کا جگہ میں شریک ہوا اور دو دو انگل کے فاصلے پر ہوں تو ایشور آٹھ آٹھ
پیٹ میں گھسا ٹھہرا ایسے کو جو سر دیا باپ ہے ہر چیز میں حلول کئے ہوئے ہے ہر مادہ کی فرج ہر شخص کی مقعد
میں نجاست کا کیڑا بھی اتنا گھنونا تو نہیں ہوتا پھر یہ عجب جگہ رہا ہوا ایک ہی ایشور ہر ہر جگہ نیا نیا
ں کی گنتی تمام مخلوقات کے شمار سے بڑھ نہ گئی تو برابر ضرور رہی اسی پر توحید کا دم بھرتے ہیں بر
کے سنکھوں مہاسنکھوں ٹکڑے ہوئے کر ذرے ذرے بھر جگہ میں اس کا نیا ٹکڑا ہے تو ایشور مرکب ہوا اور
ہے کہ جب تک اس کے سب جز اکٹھے نہ ہوں نہیں ہو سکتا تو ایشور محتاج ہوا۔ پھر عجب ہر جگہ رہا ہوا ہے
نے دوسرے کے جوتا مارا تو یہ فضا جس میں جوتا چلکر اسکے بدن تک گیا اس میں بھی ایشور تھا یا
ہوگا کہ وہ سب جگہ ہے اور جب یہاں بھی تھا تو جوتا آتے ہوئے دیکھ کر ہٹ گیا یا جوتا اس کے اندر
ت تو سکتا نہیں ورنہ ہر جگہ کب رہا یہ جگہ خالی ہو جائیگی ضرور جوتا اسمیں ہو کر گزرا عجب ایشور کہ جوتے سے
شخص کے جس حصہ بدن پر جوتا پڑا وہاں بھی ایشور تھا یا نہیں نہ کیسے ہوگا ورنہ ہر جگہ نہ رہیگا۔ اور جب وہاں بھی
یہ جوتا کس پر پڑا۔ کاش ذرا لمبا ہوتا تو پاؤں پر لگتا سیدھا بھی ہے تو سر پہ پڑا یہ ہیں آریہ اور انکا ایشور
ا کو بجا ناحاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ٭ مجوس ایسے کو خدا کہتے ہیں جسکے برابر کی چوٹ کا دوسرا
بر بعض کے نزدیک تو شیطان اس کا مخلوق ہی نہیں اسی کی طرح واجب الوجود ہے خود بخود موجود ہے جب تو
ہونا ظاہر اور جنکے نزدیک وہ بھی اسی سے پیدا ہوا وہ اور سخت اعجوبہ ہے یزدان سے کوئی جزئی شر تو
وہ خیر محض ہے اس سے شر کیونکر پیدا ہو مگر اہرمن کہ ہر شر کی جڑ اور کلی شر ہی اس سے پیدا ہو گیا یہ
ن سے پیدا ہیں اور اہرمن یزدان سے تو جملہ شرور کا ٹھیکا یزدان ہی کے ماتھے رہا ایسے کو جیسے بیٹھے بٹھائے
کہ اگر کوئی میرا مخالف ہو تو کیسا ہو اس خیال نامدہ سے ایک دھواں اٹھا جو شیطان بنا اور اس نے
تنگ کر لشکر جوڑ کر یزدان کے مقابل ہوا مجوس کا یزدان اسکے مقابل کی تاب نہ لاکر بھاگا اور
ہوا اہرمن تین ہزار برس تک محاصرہ کئے رہا یزدان اسکا کچھ نہ بگاڑ سکا آخر فرشتوں نے بیچ بچاؤ
یا کر سات ہزار برس تک اس میں شیطان سلطنت کرے پھر ملک یزدان کو سونپ دے مجوس کا یزدان

باب العقائد

طول محاضرہ سے عاجز آچکا تھا۔ جبراً و قہراً قبول کیا اور اب تک اُس سے دعا فضول کہ وہ دنیا کی سلطنت سے معزول ایسے کو جسے
باپ کیلئے بیٹی جیسی بیجیاں حلال کی ہیں کیا انہوں نے خدا کو جانا حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون
کہتے ہیں جو آسمان و زمین بناکر اتنا تھکا کہ عرش پر جاکر پلٹوں پر پاؤں رکھکر چیت لیٹ گیا ایسے کو جوان
کا باپ ہے ایسے کو جو ایک حکم دیکر اُسکا پابند ہو جاتا ہے زمانہ و مصالح کتنے ہی بدلیں اسکے بدلے دوسرا حکم
نسخ کے منکر ہیں اور شریعت موسوی کو ابدی کہتے اور اس صریح کذب کا افترا اپنے معبود کے سر دھرتے ہیں
ہی قوم نوح پر طوفان بھیجا پھر اپنی اس حرکت پر ایسا نادم ہوا کہ اتنا رو دیا کہ آنکھیں دکھ آئیں نسخ تو نسخ
اُسے بچانے سے کو تعلق نہیں رات کو دن کرتا ہے پھر دن کو رات کر دیتا ہے کوئی مجنون ہی ایسے
تکوینیہ میں ہے احکام تشریعیہ میں کون مانع ہے خیر وہ تو پچھتانے کے خوف سے نہ بدل سکے
طوفان بھیجکر تو پچھتانے کا وہ طوفان آیا جس نے رلا رلا کر آنکھوں کا یہ دن کر دکھایا ایسے کو جس نے یہود کے
حلال کی اور توریت میں اُسکی حرمت غلط لکھدی اسلئے کہ شریعت آدم میں یقیناً حلت تھی اب حرام
بچپایا ٹھہرے۔ ایسے کو جس نے خلیل و اسمٰعیل علیہما الصلاۃ والتسلیم کی دعا قبول کی اور اُن سے کہا
کو برکت دی اور تمام خیر و خوبی اُن میں رکھی عنقریب تمام اُمتوں پر انہیں غالب کر دیگا اور ان
کلام کے ساتھ بھیجونگا۔ پھر کچھ نہیں بلکہ اُنکا عکس کیا جیسا یہود دیکھتے ہیں ایسے کو کہ نہ توریت
کا کلام یہ سارے کرشمے ایک فرشتے کے ہیں کیا انہوں نے خدا کو جانا حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون
ایسے کو خدا کہتے ہیں جو مسیح کا باپ ہے اور مزہ یہ کہ اُنکے بھائیوں کا بھی باپ ہے اُن کے شاگرد
یعقوب کا باپ ہے ہر عیسائی کا باپ ہے پھر ہر مصلح کا باپ ہے خود آدمیوں کے باپ آدم کا باپ
کہ حکم ہے کہ زمین پر کسی کو اپنا باپ مت کہو کیونکہ تمہارا ایک ہی باپ ہے جو آسمان پر ہے
ہے اور پھر اکیلا مسیح اُس کا کلوتا ایسے کو جو اپنے کلوتے کو سولی سے نہ بچا سکا۔ ایسے کو کہ جب
کی مصیبت جھیل کر ہاں ہاں عیسائیوں کا خدا مخلوق کے ہاتھ سے دم گنوا کر باپ کے پاس گیا
کی اُسکی مظلومی دیکھ گناہوں کی یہ داد دی کہ اُسے دوزخ میں جھونک دیا اور قوں کے بدلے
بھونا ایسے کو جو روٹی اور گوشت کھاتا ہے اور سفر سے آکر اپنے پاؤں دھلوا کر درخت کے نیچے
اور وعدہ نبھایا ہے۔ ایسے کو جو فقط زندوں کا خدا ہے مُردوں کا نہیں۔ جو جو مرتے جاتے ہیں
ہیں ایسے کو جو اپنے ایک بندے سے رات کو صبح ہونے تک کشتی لڑا اور آ

کتاب الطہارۃ

۷۹۱

باب التیمم

ے کو جو خود مختار نہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ یہ کرے اور یہ نہ کرے اور وہ یہ کہ اس پر واجب کیا تھا بندوں کے حق میں بہتر کرنا یہ بندوں کے
حق میں بہتر تھا کہ انکی ہدایت کو جو کتاب اتری ظالموں کے پنجے میں رکھی جائے کہ وہ اسے کتر بیونت کریں بدلیں اور اصل ہدایت پہاڑ کی کھوہ میں
چھپا دی جائے جسکی وہ ہوا نہ پائیں یہ بندوں کے حق میں اصلح تھا کہ اعدا غالب محبوب مغلوب باطل غالب حق مغلوب۔ اچھا واجب
ادا کیا۔ وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ یہ ہے رافضیوں کا خدا کیا خدا ایسا ہوتا ہے تعالی اللہ کیا وہ خدا کو جانتے ہیں
حاشا للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ۰ وھابی ایسے کو خدا کہتا ہے جسے مکان۔ زمان۔ جہت۔ ماہیت
ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے اسکا سچا ہونا کچھ ضرور
نہیں جھوٹا بھی ہو سکتا ہے ایسے کہ جسکی بات پر اعتبار نہیں نہ اسکی کتاب قابل استناد نہ اسکا دین لائق اعتماد۔
ایسے کو جسمیں ہر عیب و نقص کی گنجائش ہے جو اپنی مشیت نبی رکھتے کہ قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے چاہے تو ہر گندگی
آلودہ ہو جائے ایسے کہ جسکا علم حاصل کئے سے حاصل ہوتا ہے اسکا علم اسکے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے ایسے کو جسکا
بھولنا۔ سونا۔ اونگھنا۔ غافل رہنا ظالم ہونا حتی کہ مر جانا سب کچھ ممکن ہے کھانا پینا۔ پیشاب کرنا۔ پاخانہ پھرنا۔ ناچنا
نا۔ نٹ کیطرح کلا کھیلنا۔ عورتوں سے جماع کرنا۔ لواطت جیسی خبیث بیحیائی کا مرتکب ہونا حتی کہ مخنث کیطرح خود
حول بننا۔ کوئی خباثت کوئی فضیحت اسکی شان کے خلاف نہیں وہ کھانیکا منہ اور بھرنیکا پیٹ اور مردی اور زنی کی
تیں بالفعل رکھتا ہے صمد نہیں جو فدار رکھتا ہے سبوح قدوس نہیں خنثی مشکل ہے یا کم سے کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا
ہی نہیں بلکہ اپنے آپکو جلا بھی سکتا ہے ڈبو بھی سکتا ہے زہر کھا کر یا اپنا گلا گھونٹ کر بندوق مار کر خود کشی بھی کر
ہے اسکے ماں باپ جورو بیٹا سب ممکن ہیں بلکہ ماں باپ ہی سے پیدا ہوا ہے [illegible] کیطرح پھیلنا سمٹتا ہے بہتوں کی طرح
ہے ایسے کو جسکا کلام فنا ہو سکتا ہے جو بندوں کے خوف کے باعث جھوٹ سے بچتا ہے کہ کہیں وہ مجھے جھوٹا نہ سمجھ
بندوں سے چرا چھپا کر پیٹ بھر کر جھوٹ بک سکتا ہے ایسے کو جس کی خبر کچھ ہے اور علم کچھ خبر سچی ہے تو علم جھوٹا علم سچا
تو خبر جھوٹی ایسے کو جو سزا دینے پر مجبور ہے نہ دے تو بے غیرت ہے معاف کرنا چاہے تو حیلے ڈھونڈھتا ہے خلق کی آڑ لیتا
ہے جسکی خدائی کی اتنی حقیقت کہ جو شخص ایک پیڑ کے پتے گن دے اسکا شریک ہو جائے جسے اپنا ساتھ بڑھ کر مقرب لیسوں
یا جو اس کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جو چوڑھوں چماروں سے لائق تمثیل ہیں۔ ایسے کو جس نے اپنے کلام میں
رک بولے اور بے جا بندوں کو شرک کا حکم دیا قرآن عظیم کو فرمائے اغنٰھم اللہ ورسولہ من فضلہ انہیں اللہ و رسول نے
فضل سے دولتمند کر دیا اور مسلمانوں کو اس کہنے کی ترغیب دے حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ
شرک فی ہے اب دیتے ہیں اللہ و رسول ہمیں اپنے فضل سے اور وہابیہ کا خدا اسمٰعیل دہلوی کے کان میں۔۔۔۔